السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال اول

ایک شخص نے اپنی مرض الموت میں اپنی ایک وثیقہ ہبہ بالعوض اپنی بعض اولاد کے نام سے لکھا اور بعض کو بالکل محروم رکھا پس یہ ہبہ بالعضوض بنام بعض اولاد کے صحیح ہوا یا نہیں ؟

سوال دوم :

اگر کسی شخص نے حالت مرض الموت میں بعض اولاد کو اپنے یا کسی غیر کو ہبہ بالعوض کیا یہ ہبہ اس واہب کے کل مال میں جاری ہوگا یا واہب کے ثلث مال میں ؟ واہب نے اپنے کل مال کو بعض ورثا کو اپنے ہبہ کر دیا او ور بعض کو بالکل محروم کیا ہے ۔

سوال سوم : (ان تینوں سوال وجواب کے لیے دیکھیے : مجموعہ فتاوی (قلمی) زیر رقم ؍269 خدا بخش لائبریری پٹنہ 'ورق 4/ب ۔12/ب)

ہبہ بالعضوض میں قرآن شریف کا ہبہ کرنا صحیح ہوگا یا نہیں ؟ جواب تینوں سوالوں کا کتب فقہ حنفیہ سے بقید مطبع وصفحہ کتاب کے دیا جاوے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اول : یہ ہبہ اگر باجازت باقی ورثاء کے ہوا ہے تو صحیح ہوا ورنہ صحیح نہیں ہوا ۔ اس لیے کہ ہبہ بالعوض ایک فرد ہبہ ہے جو مرض الموت میں واقع ہے ۔ اور ہبہ جو مرض الموت میں واقع ہوا ہے ، اور ہبہ جو مرض الموت میں واقع ہو حکماً وصیت ہے پس ہبہ مذکور حکماً وصیت ہے ۔ اور وصیت وارث کے لیے بلا اجازت ورثاء صحیح نہیں ہے اور ۔ اولاد وارث ہے پس ہبہ مذکور بغیر اجازت باقی اولاد (اور اگر واہب کا کوئی اور بھی وارث ہو تو بغیر اجازت وارث مذکور صحیح نہیں ہے

(فتاوی قاضی خاں مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 5 ۔ 6) لاتجور الوصیة للوارث عندنا الاان یجیزھا الورثة،

ایضا صفحہ 516) لووھب شیئا لوارثہ فی مرضہ اواوصی لہ بشئ اوامر بتنفیذہ قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل : کلاھما باطلان نان اجاز بقیة الورثہ مافعل وقالوا اجزنا ماامر بہ المیت ینصرف الاجازة الی الوصیة لانہا ماموره الی الھبة ولو قال الورثة : اجزنا مافعلہ المیت صحت الاجازة فی الھبة والوصیة جمیعا

(فتاوي عالمگیر مطبوعہ کلکتہ جلد 6 صفحہ 168) : اذا اقر مریض لامراة بدین اواوصی لہا بوصیة اووھب لہا ھبة ثم تزوجہا ثم مات جاز الاقرار عندنا وبطلت والھبة

(الدر مختار بر حاشیہ طحطاوی مطبوعہ مصر جلد 4 صفحہ نمبر 219) : وتبطل ھبة المریض ووصیة لمن نکحہا بعدھما اي بعد الھبة والوصیة لما تقرر انہ یعتبر لجواز الوصیة کون الموصی لہا وارثا اوغیر وارث وقت الموت لاوقت الوصیة (طحطاوي مطبوعہ مصر جلد نمبر صفحہ ٢١٩) : وقلہ " وتبطل ھبة المریض ووصیة الخ____ اماالوصیة فلانہا ایجاب مضاف الی بعد الموت وھی وارثة حینئذ والوصیة للوارث باطلة بغیر اجازة واماالھبة وان کانت منجزة صورة فھی کالمضافة الی بعد الموت حکماً لانہا وقعت موقع الوصایا لانہا تبرع یتقرر حکمہ عند الموت ' واللہ تعالی اعلم

جواب سوال دوم

اگر واہب نے یہ ہبہ اپنے بعض اولاد یا کسی دیگر وارث کو کیا ہے تو ہبہ مذکورہ بغیر اجازت بقیہ ورثہ باطل وناجائز ہے ۔ نہ یہ ہبہ واہب کے کل مال میں جاری ہوگا ورنہ ثلث مال میں جیسا کہ جواب سوال اول سے واضح ہوا ۔ اور اگر واہب نے یہ ہبہ کسی غیر وارث کو کیا ہے تو درصورت عدم اجازت ورثہ کے اس ہبہ کو یہ ہبہ واہب کے صرف ثلث مال میں جاری ہوگا نہ کل مال میں ۔ اس لیے کہ ہبہ مذکور حکما وصیت ہے ۔ جیسا کہ جواب سوال اول میں مذکور ہوا ۔ اور وصیت بلا اجازت ورثاء صرف ثلث مال میں جاری ہوتی ہے نہ کل مال میں ورنہ زائد از ثلث ہیں ۔

(فتاوی عالمگیری مطبوعہ کلکتہ جلد 6 صفحہ نمبر 139) : تصحیح الوصیة لااجنبی من غیر اجازة الورثة کذافی التبین ۔ولایجوز بما زاد علی الثلث الاان یجیزہ الورث بعد وھم کبار الخ کذافی لاہدایة

(الدار المختار بر حاشیہ طحطاوي مطبوعہ مصر جلد ٤ صفحہ ٣١٥) ویجوز بالثلث للاجنبی عند عدم المانع وان لم یجوز الوارث ذلک لاالزیادة علیہ الاان یجیز ورثتہ بعد موتہ ۔واللہ تعالی اعلم

جواب سوال سوم : ہبہ بالغوض میں بالخصوص قرآن مجید کو عوض میں دینا تو کتب فقہ حنفیہ میں میری نظر سے نہیں گزرا ہے ۔ لیکن کتب فقہ حنفیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ ہبہ بالعوض میں عوض شئی یسیر بھی کافی ہے ۔ اور شئی یسیر میں قرآن مجید بھی داخل ہے ۔

(فتاوی قاضی خان مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 182) : یصح التعویض بشئی یسیر او کثیر

(فتاوی عالمگیر مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 551) : ولو عوض عن جمیع الہبۃ قلیلا کان احوض او کثیرا فانہ یمنع الرجوع۔واللہ تعالیٰ اعلم۔کتبہ (قلمی نسخہ فتاوی میں اس کے بعد کسی کا نام حریر نہیں ۔ مگر چونکہ یہ تمام جوابات مولانا شمس الحق عظیم آبادی کے خط لکھے ہوئے ہیں اس لیے کوئی شک نہیں کہ مجیب وہی ہیں ۔)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص141

محدث فتویٰ